زندگی اور دیگر حکومتوں و مذاہب کا موازنہ کریگا اسپر یہ بخوبی واضح ہو جائیگا کہ وہ طبقہ جسکو عوام الناس دنیا کی تمام حقیر اشیاء سے حقیر تر سمجھتے تھے اسکو محمد الرسول اللہ نے کسقدر بام رفعت پر پہنچا دیا سب سے پہلے ہم آپ کے سامنے سلطنت رومۃ الکبریٰ کو پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ اس زمانہ کی سب سے بڑی مہذب و متمدن سلطنت شمار کی جاتی تھی اس سے آپ پر واضح ہو جائیگا کہ جب ایک مہذب سلطنت کا یہ حال ہے تو غیر مہذب ممالک کا حال یقیناً اس سے بدتر ہوگا۔ رومن قانون کے مطابق عورت بچپن میں باپ کی ملکیت ہوتی تھی اور شادی کے بعد شوہر کی مملوکہ و مقبوضہ حتیٰ کہ شوہر کو اسکے قتل کر دینے کا حق بھی تھا۔ اگر عورت اپنے بچہ کو چھوڑ کر کسی اور کے بچہ کو اٹھا لیتی یا کسی شخص کی شراب وغیرہ سے خاطر و مدارات کر دیتی تو واجب القتل قرار دیجاتی۔ مردانہ مکانات میں اسکو جانیکا حق حاصل نہ تھا نہ وہ کسی کو متبنیٰ بنا سکتی تھی نہ خود بنائی جا سکتی تھی کسی کے حق میں وصیت نہیں کر سکتی تھی۔ یونان میں عورت ورثہ میں دیجا سکتی تھی اسکی بیع و شرا جائز تھی۔ دوسری عورت سے اپنی بیوی کو بدلا جا سکتا تھا۔ چین و جاپان میں عورت معبدوں میں نہیں جا سکتی تھی۔ بلکہ وہ کسی مذہبی رسوم میں حصہ ہی نہیں لے سکتی تھی۔ ہندوستان میں معصوم بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ شوہر کی موت پر چتا میں جلنا ہوتا اگر انکار کرتی تو جبراً جلائی جاتی۔ جن عورتوں کی شادی بچپن میں ہو جاتی اگر کمسنی ہی میں اسکا شوہر مر جاتا تو اسکو دوسری شادی کرنیکی اجازت نہیں تھی۔ عورت کی ہر چیز کا مالک اسکا شوہر ہوتا تھا۔ اب آیئے ہم آپکو دیگر یورپین ممالک کی سیر کرائیں جو آج کل اپنے مہذب ہونے پر بہت نازاں ہیں اور دیگر ممالک کے لوگ بھی اسکی تہذیب کے بہت ہی دلدادہ بنے ہوئے ہیں۔ وہاں بھی عورت کی حالت نا قابل رحم ہے طرح طرح کے مظالم بیدریغ کئے جاتے تھے بلکہ بعض مقامات پر ساحرہ سمجھکر زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے اندازہ لگایا ہے کہ عیسائیوں نے ساحرہ ہونیکے وہم پر نو لاکھ عورتوں کو زندہ نذر آتش کر دیا۔ عرب تو ظلم و ستم کا ملجا و ماویٰ ہی بنا ہوا تھا لڑکیوں کو زندہ درگور کر ہی دیا جاتا تھا مزید برآں نکاح کے وقت ایک شرط یہ بھی ہوتی تھی کہ اگر لڑکی پیدا ہوگی تو ماں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا ہوگا۔ باپ کے مرنے کے بعد ماں بیٹے کے ورثہ میں آتی تھی اب وہ مختار تھا خواہ اپنے نکاح میں لائے یا کسی اور کو دیدے یا یونہی معلق چھوڑ دے اسکے بعد پیشوایان مذاہب کے اقوال کو بھی ملاحظہ فرمایئے۔ نوجی فرماتے ہیں۔ بدقسمتی۔ موت۔ دوزخ۔ زہر۔ سانپ میں سے کوئی بھی اتنا خطرناک نہیں جتنی عورت ہے۔ بہت سے بھائیوں کی ایک مشترکہ بیوی ہو سکتی ہے ایک یہودی مصنف کا قول ہے کہ مرد کی بدی عورت کی نیکی سے بہتر ہے۔ نیز عورت کسی سے معاہدہ نہیں کر سکتی عیسائی مذہب میں رومن کیتھلک فرقہ کے نزدیک عورت انجیل مقدس کو نہیں چھو سکتی۔ سینٹ برنارڈ کہتے ہیں کہ عورت شیطان کا آلہ کار ہے۔ سینٹ جیروم کا قول ہے کہ عورت بدی کا دروازہ ظلم و تعدی کی شاہراہ اور بچھو کا ڈنک ہے۔ سینٹ جان ڈامسن کہتے ہیں کہ عورت کذب و افترا کی بیٹی۔ دوزخ کی سنتری۔ امن کی دشمن۔ اور وحشی درندوں سے بھی زیادہ گزند رساں ہے۔ حضرت مسیح کے متعلق منقول ہے کہ آپنے عورت سے بچنے کو بہشت میں داخل ہونا قرار دیا ہے یہ اقوال و احوال دیگر امم و مذاہب کے ہیں اب ہم صنف نازک کے متعلق وہ احکام آپ کے گوش گذار کرنا چاہتے ہیں جنہیں سرکار دو جہاں احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ غور سے ملاحظہ کیجئے۔ عورت کی تین حالتیں ہیں ماں۔ بیوی۔ بیٹی۔ ہم علی الترتیب ہر ایک کے متعلق حضور کا فرمان آپکو بتلاتے ہیں۔ ایک شخص آتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا ہے کہ میرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق کون ہے آپ فرماتے ہیں تیری ماں وہ تین مرتبہ دریافت کرتا ہے آپ یہی فرماتے ہیں اسکے بعد اور مستحقین کو بتلاتے ہیں۔ حضرت اسماءؓ دریافت کرتی ہیں کہ میری ماں مشرکہ آئی ہے اور وہ مجھ سے حسن سلوک چاہتی ہے آپنے فرمایا اس سے حسن سلوک کرو۔ یہ حکم آپ کا اس ماں کیلئے ہے جو مشرک خدا اور اسکے رسول کی دشمن ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جنت میں داخل ہوا اور قرآن پڑھنے کی آواز سنی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حارثہ بن نعمان صحابی ہیں آپنے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ سے حسن سلوک کریگا وہ بھی اسیطرح جنت میں ہوگا کیونکہ یہ اپنی ماں سے بہت زیادہ حسن سلوک کرتے تھے۔ جہاد میں چلنے کا اعلان ہو چکا ہے فہرست تیار ہو رہی ہے لوگ بھرتی ہو رہے ہیں ایک شخص آتا ہے اور جہاد میں چلنے کی خواہش

ظاہر کرتا ہے آپ دریافت کرتے ہیں کیا تیری ماں زندہ ہے وہ کہتا ہے جی ہاں۔ آپ فرماتے ہیں اسکی خدمت کرو کیونکہ جنت انہی کے قدموں کے نیچے ہے دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ماں باپ کا نافرمان جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ مقام جعرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشت تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں ایک عورت آئی آپنے فوراً ان کیلئے اپنی چادر مبارک کو بچھا دیا وہ اسپر بیٹھ گئیں جب وہ چلی گئیں تو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ آپکی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ تھیں۔ آپکی حقیقی والدہ تو بچپن ہی میں انتقال کر گئیں تھیں اگر وہ حیات ہوتیں تو نہ معلوم آپ کتنا ادب و احترام کرتے۔ بیوی کے متعلق آپ کا ارشاد سنئے! آپ فرماتے ہیں تم میں وہ شخص بہتر ہے جو اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ کرے۔ اور میں تم سب سے زیادہ اچھا برتاؤ اپنی بیویوں سے کرتا ہوں ایک مرتبہ چند حبشی آئے اور آپسے مسجد میں تلوار کے جوہر دکھلانے کی اجازت طلب کی آپنے اجازت دی۔ اور یہ کھیل عائشہ صدیقہ کو بھی دکھلایا جبتک حضرت عائشہ خود تھک کر نہیں ہٹ گئیں آپ برابر اسی طرح انکے سامنے آڑ بنے کھڑے رہے۔ حضرت معاویہ قشیری کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول سے دریافت کیا کہ عورت کا اپنے شوہر پر کیا حق ہے آپنے فرمایا جو کھاؤ وہ اسے کھلاؤ۔ جو پہنو وہ اسے پہناؤ۔ اور اسکو اپنی لونڈیوں کی طرح مت مارو۔ گالی وغیرہ مت دو۔ اور اس سے اگر ناراض ہو تو مکان سے باہر مت نکالدو۔ اگر بیوی کو شوہر ناپسند ہے طلاق طلب کرتی ہے مگر کامیابی نہیں ہوتی تو اس صورت میں عورت خلع کرکے اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ محمد رسول اللہ نے عورت کیلئے مہر کو مقرر کیا۔ مہر نہ دینے اور نکاح کر لینے کو آپنے زنا قرار دیا۔ بیوی کا ورثہ شوہر کے مال میں مقرر فرمایا۔ آپنے اپنے آخری حج کے خطبہ میں یہ بھی فرمایا تھا کہ عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ انکے بارے میں خدا سے ڈرنا۔ ظلم و تعدی نہ کرنا کیونکہ تمنے انکو اپنے نکاح میں خدا کے نام پر لیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ حضورؐ سے ناراض ہوکر آپسے زور سے باتیں کر رہی تھیں اتنے میں انکے والد حضرت ابوبکر صدیق تشریف لے آئے انہوں نے یہ سنکر حضرت عائشہؓ کو تھپڑ مارنا چاہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوراً بیچ میں آگئے اور ان کو بچا لیا۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ و عائشہؓ نے حضرت صفیہؓ سے کہا کہ ہم تم سے زیادہ معزز ہیں تم ایک یہودی کی لڑکی ہو اور ہم آپکی چچازاد بہن بھی ہیں اور بیوی بھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے حضرت صفیہ کو مغموم دیکھکر وجہ دریافت کی انہوں نے واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا تمنے یہ کیوں نہ کہا کہ تم مجھسے کسطرح زیادہ معزز ہو سکتی ہو۔ میرے باپ ہارونؑ چچا موسیٰؑ شوہر محمدؐ سب ہی نبی ہیں۔

عورت کا درجہ بحیثیت لڑکی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کے ایک لڑکی ہو اور اسنے اسکو زندہ در گور نہیں کیا نہ اسنے ذلیل سمجھا۔ نہ لڑکوں کو اسپر ترجیح دی۔ تو خدا اسکو جنت میں داخل کریگا جس شخص کو خدا نے لڑکیاں عنایت کیں اور اسنے انکی اچھی طرح پرورش کی تو وہ لڑکیاں قیامت کیدن اسکے اور عذاب دوزخ کے درمیان آڑ بن جائیگی۔ آپنے فرمایا کیا میں تمکو تمام نیکیوں میں بہترین نیکی نہ بتلاؤں صحابہ نے عرض کیا ہاں ضرور بتلایئے آپنے فرمایا سب سے بہتر نیکی یہ ہے کہ تم اپنی لڑکی کی دستگیری کرو جب اسکا کوئی دستگیر نہ ہو۔ نکاح کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ بغیر لڑکی کی اجازت کے ولی کو نکاح کرنا درست نہیں۔ اگر کسی ولی نے لڑکی کا نکاح اسکی بغیر اجازت کر دیا تو لڑکی کو شرعاً اختیار ہے خواہ نکاح کو صحیح رکھے یا فسخ کر دے چنانچہ ایک لڑکی حضور کی خدمت میں آتی ہے اور کہتی ہے کہ اے رسول اللہ میرے باپ نے اپنے بھتیجے سے میرا نکاح کر دیا ہے مگر میں اسکو ناپسند کرتی ہوں آپنے اسکو اجازت دیدی کہ اپنا نکاح فسخ کر دے۔ حضرت فاطمہ زہراؓ جب حضورؐ کے پاس آتیں تو آپ فوراً کھڑے ہو جاتے۔ انکو پیار کرتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ عورتوں کے یہی وہ حقوق تھے جنکے متعلق دیگر اقوام و ملل کو گمان تک نہ ہوا ہوگا۔ یہ تھی صرف ہمارے نبی رحمۃ للعالمین کی شفقت اس جنس کے ساتھ جسکو دنیائے قدیم کا کوئی شخص اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا تھا۔ حضور کا یہ ایک ایسا احسان ہے جسکا بدلہ عورتیں کسی صورت میں نہیں دے سکتیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔